Popular Front of India

G-78,2nd Floor, Shaheen Bagh, Kalindi Kunj, Noida Road, New Delhi- 110025

fb: https://www.facebook.com/PopularFrontofIndiaOfficial/ website: www.popularfrontindia.org

email: popularfrontmail@gmail.com Tel: 011- 29949902

پریس ریلیز

۶ راگست ۲۰۱۹

نئی دہلی

جموں کشمیر کے مرتبے میں تبدیلی

جمہوریت اور دستور کی خلاف ورزی: پاپولر فرنٹ

جموں کشمیر ریاست کے مرتبے میں تبدیلی کا مرکزی حکومت کا فیصلہ اور جس طریقے سے یہ تبدیلی لائی گئی، وہ جمہوریت کی روح اور آئین ہند کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ان خیالات کا اظہار پاپولر فرنٹ آف انڈیا کے چیئرمین ای ابوبکر نے کیا۔انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر کی ریاست کو حاصل دفعہ 370 اور 35A کو منسوخ کرنے کا فیصلہ ہمارے ملک اور عوام کے مفاد کے خلاف ہے۔

این آئی اے، یواے پی اے، آر ٹی آئی وغیرہ جیسے پارلیمنٹ میں پاس کردہ حالیہ کچھ دیگر قوانین کے ساتھ، جموں کشمیر کو حاصل خصوصی آئینی مرتبے کو ختم کرنے کا یہ اقدام جمہوریت اور شہری حقوق پر منڈلاتے سیاہ دنوں کا پتہ دے رہا ہے۔واضح رہے کہ اب جموں کشمیر اور لدّاخ مرکزی حکومت کی ماتحت دو الگ الگ ریاستوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔

ہمارے ملک کے ایک جمہوری ملک بننے کے بعد سے ہی ریاست کو دفعہ 370 اور 35A کے ذریعہ حاصل خصوصی آئینی مرتبے کو واپس لینا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے، جسے اسٹیک ہولڈرس کے ساتھ گفتگو کے بغیر کیا جا سکتا ہو۔یہ ایک منصوبہ بند سیاسی فیصلہ ہے اور یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ بی جے پی حکومت نے اس کے متعلق پارلیمانی سطح پر چھان بین اور مناسب بحث کا بھی خیال نہیں کیا۔حکومت کو چاہئے تھا کہ سیشن کے آغاز میں اس بل کو بحث کے لیے پیش کرتی، اسے عوام کے سامنے لاتی اور تمام لوگوں کی باتوں کو سنتی۔لیکن ایسا کرنے کے بجائے، جمہوریت کا ذرا بھی احترام نہ کرتے ہوئے ایک پہلے سے طے شدہ ڈرامائی ماحول میں صدارتی حکم نامے کے طور پر اسے جاری کر دیا گیا۔

بی جے پی اب یہ شیخی بگھار سکتی ہے کہ انہوں نے 2014 اور 2019 کے اپنے انتخابی منشور میں کیے گئے وعدے کو پورا کیا ہے۔لیکن کشمیر کے اسٹیک ہولڈرس کو اس عمل سے الگ رکھنا اور جمہوری طور پر منتخب سابق وزیر اعلیٰ کو اعلان سے قبل ہی نظر بند کرنا سیاسی غرور اور انتقام کا پتہ دیتا ہے، جو کہ ملک کی تاریخ میں کبھی نہیں دیکھا گیا ہے۔ یہ قدم بی جے پی کے سابق اتحادی شرکاء سمیت ان سیاسی طاقتوں اور لیڈران کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے جو ہمیشہ حکومت ہند کے ساتھ کھڑے رہے۔ بڑے پیمانے پر فوجی تعیناتی اور ریاست بھر میں دہشت کا ماحول پیدا کرنے سے کشمیری عوام ملک کے بقیہ حصوں میں مزید اجنبیت کا شکار ہو جائیں گے۔

حکومت کے اعلان میں کیا گیا یہ دعویٰ کہ اسے جموں کشمیر حکومت کے ساتھ اتفاق رائے کے ساتھ جاری کیا گیا ہے، ایک مذاق کے سوا کچھ نہیں ہے۔اب جموں کشمیر میں صدارتی حکومت نافذ ہے اور اسی مقصد سے جان بوجھ کر لوک سبھا انتخابات کے ساتھ اسمبلی انتخابات کو عمل میں نہیں لایا گیا، جو کہ

اس وقت زیرالتوا تھا۔ اگر مرکزی حکومت کے ذریعہ مقرر ریاستی گورنر کی رضامندی اس ریاست کے آئینی مرتبے کو تبدیل کرنے کے لیے ریاستی حکومت کی رضامندی کے طور پر لی جاتی ہے تو وفاقیت کی یہ قسمت کسی بھی ہندوستانی ریاست پر کبھی بھی آسکتی ہے۔ یہ بھی غور طلب ہے کہ کشمیر کوئی واحد ریاست نہیں ہے جسے دفعہ 370 کے تحت خصوصی آئینی مرتبہ حاصل ہے۔ مستقبل میں دوسری ریاستوں میں بھی اس قسم کے مضحکہ خیز بدلاؤ بغیر کسی بحث، مذاکرے اور اتفاق رائے کی کوشش کے لائے جائیں گے۔

ای ابوبکر نے کہا کہ کشمیر حکمت عملی میں آیا یہ نیا المناک موڑ سنگھ پریوار کے نفرت انگیز نظریے سے متاثر فرقہ پرست بھیڑ کو مطمئن کرنے کے لیے کافی ہے۔ لیکن کشمیر میں امن کی کیفیت صرف کشمیری عوام کو اعتماد میں لے کر مذاکرات کے ذریعہ ہی لائی جاسکتی ہے۔ انہوں نے شہری سماج سے ملک کی سیکولر و جمہوری وسعت کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کرنے کی درخواست کی، جو کہ حکمران جماعت کے غرور اور بیشتر اپوزیشن جماعتوں کی موقع پرستی کے سبب دن بہ دن سکڑتی چلی جارہی ہے۔

ڈاکٹر محمد شمعون

ڈائرکٹر، رابطہ عامہ

مرکز، پاپولر فرنٹ آف انڈیا

نئی دہلی